ہیں۔ ایک اور خرابی ڈاکٹرز ڈگری ،انجینئرنگ اور ایم۔بی۔ایس وغیرہ کی ڈگری کے حصول پر زر کثیر خرچ کئے ہوئے لوگ ہی مقابلے میں آتے اور کامیاب ہوجاتے ہیں،جو نوجوانوں کے ساتھ بھی زیادتی ہے،اور قوم کے ساتھ بھی۔چونکہ ایک دفعہ وہ لوگ اپنے ایک متعین کیریئر پر قوم کا زر کثیر خرچ کرچکے ہوتے ہیں۔اور اس سے ایک پیسے کا بھی قوم کو فائدہ پہنچائے بغیر دوسرے نئے میدان میں قومی خزانہ پر بوجھ بننا چاہتے ہیں۔اس مسئلے کا بہترین حل تو یہ ہے کہ CSS کا امتحان بھی PMA کیلئے سیلیکشن کے امتحان کے ساتھ لیا جائے۔ اور PMA کے طرز پر تربیت کا لمبا دورانیہ رکھا جائے ۔اس طرح یہ آفیسرز فضول بھول بھلیوں میں سالہا سال ضائع کرنے کے بجائے اپنے متعین شعبے سے متعلق تربیت میں زیادہ سے زیادہ وقت لگا سکتے ہیں۔ اس طرح بیوروکریٹس کی اہلیت اور صلاحیت پر بھی کسی کو شبہ نہیں ہو گا۔اس کا ایک اور بین ثبوت یہ ہے کہ آرمی آفیسرز کیپٹن سے لیکر لفٹننٹ جنرل تک ایک خاص نسبت میں اعلی سول عہدوں پر اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں جو بہت کامیاب ہیں۔

اب تک بلتستان کے دونوں اضلاع میں 6 آفیسرز میرٹ میں آئے ہیں۔

تعلیمی کامیابی کے لئے اپنے بچے کا ھاتھ بٹائیے

چھوٹے بچوں کی پڑھائی میں ان کا ہاتھ بٹانا ماؤں کی اہم ذمہ داری ہے۔سمجھدار ماؤں کو چاہئے کہ اس فریضے کو بطریق احسن انجام دینے کے لئے درج ذیل نکات کا خیال رکھے:

[۱] بچے کے لئے ایسا گھریلو ٹائم ٹیبل بنائیے جس میں پڑھائی لکھائی کے علاوہ کھیل وتفریح،ورزش اور نیند کے لئے بھی کافی وقت ہو۔

[۲] بچے کے کھیل میں بھی ماں کو دلچسپی لینی چاہیے۔

[۳] اس کی صحت اور غذا کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے۔

[۴] بچے کی ذہنی استعداد کے مطابق حل شدہ سبق سے متعلق سوال و جواب کا اہتمام کیجئے۔

[۵] کسی بھی صورت میں بچے کا تعلیمی کام خود نہ کیجئے،ایسا کرنے والی ماں اپنے بچے کے مستقبل کو تاریک بناتی ہے۔

[۶] گھر کے لئے دیے ہوئے کام میں بچے کی نگرانی اور حسب ضرورت تعاون کیجئے۔

[۷] کام ختم ہوتے ہی اگلے دن کے لئے بستے کو تیار کرائیے،تاکہ عین سکول جاتے وقت ہنگامہ برپا نہ ہو،اس سے چڑچڑا پن اور احساس کمتری پیدا ہوتی ہے۔

(بشکریہ الفرقان شمارہ:۱۲۵)

دوسری قسط

مسجد اور اس کے احکام و فضائل

محمد اسحاق محمد علی

مسجد حرام کی فضیلت و منزلت:

اللہ رب العزت کا فرمان مقدس ہے ﴿ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکا و ھدی للعٰلمین ○ فیه اٰیات بینات مقام ابراھیم و من دخله کان اٰمنا ○﴾ ''بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا، وہی ہے جو مکہ میں ہے، بابرکت ہے اور تمام جہانوں کے لئے مرکز ہدایت ہے۔ اس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے۔ اور جو کوئی اس میں داخل ہو جائے، اس کے لئے امن ہے۔'' [آلعمران : ۹۶-۹۷]

حضرت ابوذر غفاریؓ نے اس آیت کی تفسیر کے سلسلے میں رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا: زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''مسجد حرام'' انہوں نے پوچھا: اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے جواب دیا ''مسجد اقصیٰ'' سوال کیا: ان دونوں میں کتنے عرصے کا فرق تھا؟ ارشاد فرمایا ''چالیس سال''۔ پھر فرمایا ''جہاں کہیں نماز کا وقت آئے نماز پڑھ لو، کیونکہ ساری زمین نماز کی جگہ ہے''۔ [صحیح مسلم، المساجد ۲ / ۲]

آیت بالا میں اللہ پاک نے خانہ کعبہ کی بہت بڑی فضیلت بیان کی ہے، کہ روئے زمین پر یہ سب سے پہلا عبادت خانہ ہے جسے الٰہ العالمین نے صرف اپنی بندگی کے لئے مقرر اور منتخب فرمایا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کی واضح نشانیاں ہیں، جن کی زیارت اور محبت سے اہل اسلام کے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ جیسے مقام سیدنا ابراہیم، بیت اللہ شریف، حجر اسود، آب زمزم، صفا مروہ وغیرہ۔ آب زمزم کی حیران کن شفائی تاثیر سائنسی تحقیقات سے بھی ثابت ہے جو عرصہ دراز تک برقرار رہتی ہے۔

خانہ کعبہ کو ملت ابراہیمی کے اثر سے زمانۂ جاہلیت میں بھی محترم و مقدس مانا جاتا تھا، اور کسی خطرناک مجرم یا جانی دشمن سے بھی حدود حرم کے اندر کسی بدسلوکی کا تصور تک نہیں کیا جاتا تھا۔ وہ لوگ بھی بیت اللہ کے انتظام و انصرام اور حجاج و زائرین کی خدمت کو باعث فخر اور کار خیر سمجھتے تھے۔

بیت اللہ شریف میں ادا کردہ ایک نماز کا ثواب دوسری مساجد کی ایک لاکھ نمازوں سے بھی بڑھ کر ملتا ہے۔ عن عبد الله بن الزبیرؓ قال قال رسول الله ﷺ **''صلاة فی مسجدی ھذا افضل من الف صلاة فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام و صلاة فی المسجد الحرام افضل من مائة صلاة فی مسجدی''**۔ ''میری مسجد میں ایک نماز پڑھنی مسجد حرام کے سوا دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ اور مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنی میری مسجد میں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے''۔ (احمد و البیھقی باسناد حسن، راجع شرح النووی ۹ / ۱٦٤)

وعن جابرؓ ان رسول الله ﷺ قال'' **صلاة فی مسجدی افضل من الف صلاة فیما سواہ الا المسجد الحرام و صلاة فی المسجد الحرام افضل من مائة الف صلاة**

فیماسواہ''۔یعنی مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنے کا اجر عام مساجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے بڑھ کر ہے۔(ابن ماجہ، ۱/٤٥١ و صححه البوصیری)اسی طرح بزار اور طبرانی نے حضرت ابوالدرداءؓ سے بھی مرفوعاروایت کی ہے۔[فتح الباری ۳/۸۱]

مسجد نبوی کی فضیلت :

اللہ رب العزت کا فرمان مقدس ہے ﴿**لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیه** ﴾''یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے روز ہی سے تقوی و پرہیزگاری پر استوار ہے،اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ آپ ﷺ اس میں (بارگاہ الٰہی میں) قیام فرمائیں''۔[التوبة ۱۰۸]

حضرت ابوسعید الخدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے امہات المؤمنینؓ میں سے کسی کے ہاں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ﴿**اسس علی التقوی**﴾ سے مراد ان دونوں (مسجد نبوی و مسجد قبا) میں سے کونسی ہے؟ تو آپ ﷺ نے مٹھی میں کنکریاں لے کر زمین پر پھینکتے ہوئے فرمایا'' **هو مسجدكم هذا**'' یعنی اس سے مراد مسجد نبوی ہی ہے۔[مسلم ،کتاب الحج ۹/۱٦۸] وعن ابی بن کعبؓ ان رسول اللہ ﷺ سئل عن المسجد الذی اسس علی التقوی فقال ''**هومسجدی**''۔ رسول اکرم ﷺ سے قرآن پاک میں مذکورہ تقویٰ کی بنیاد پر قائم اس مسجد سے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ میری یہی مسجد ہے (یعنی مسجد نبوی)[مسند احمد ٥/۱۱٦]

اس مبارک مسجد کا ایک حصہ جنت کے گلستان کا ٹکڑا ہے۔اور منبر مصطفوی حوض کوثر کے دہانے پر واقع ہے۔عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال'' **ما بین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة و منبری علی حوضی**''۔فرمایا''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہے''۔[بخاری ۳/۸٤، مسلم ۹/۱٦۲]

مسجد نبوی شریف میں ایک نماز کی ادائیگی دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللہ ﷺ''**صلاة فی مسجدی هذا افضل من الف صلاة فیما سواہ الا المسجد الحرام**''۔''میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنی بیت اللہ شریف کے علاوہ عام مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے بھی افضل ہے''۔[بخاری ، کتاب فضل الصلاة ۳/۷٦، مسلم کتاب الحج ۹/۱٦٥]

اس کے علاوہ مسجد نبوی شریف کی زیارت کرنے والے کو روضۂ نبوی اور جنت البقیع کی زیارت کے زرین مواقع بھی میسر آتے ہیں۔

مسجد أقصی کی فضیلت :

ارشاد باری تعالی ہے﴿**سبحٰن الذی أسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الأقصی الذی بارکنا حوله لنریه من اٰیاتنا انه هو السمیع البصیر** O﴾''ہرعیب سے پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے ایک حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا-جس کے اردگرد ہم نے برکتیں ڈال دی ہیں- تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں ملاحظہ کروائیں، بے شک وہ خوب

سننے، دیکھنے والا ہے''۔[الاسراء: ۱]
بیت المقدس اہل اسلام کا قبلۂ اول ہے۔یہ فلسطین کے مبارک شہر 'ایلیا' میں واقع ہے۔یہ بہت سارے انبیاءورسل- علیہم الصلاۃ و السلام -کا مسکن اورمرکز رشدوہدایت رہا ہے۔
کرۂ ارضی پر کسی بھی مقام کو متبرک جان کر حصول ثواب کی غرض سے رخت سفر باندھنا جائز نہیں، سوائے ان تین مقدس مساجد کے جن کی زیارت کی فضیلت شریعت مطہرہ سے ثابت ہے،ان پاکیزہ مساجد میں سے ایک مسجد اقصیٰ بھی ہے۔
عن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللّٰہ ﷺ قال'' **لا تشد الرحال الا الیٰ ثلاثۃ مساجد المسجد الحرام و مسجدی ھذا و المسجدالاقصیٰ**''۔اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا''اسلام کی رو سے (بقصد ثواب) سامان سفر باندھ کر نکلنے کی اجازت نہیں ،سوائے ان تین مساجد کی طرف : مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ''۔[بخاري،كتاب فضل الصلاة ٣/٧٦، مسلم -كتاب الحج ٩/١٦٧-١٦٨]
مسجد اقصیٰ کے فضائل اور برکات کا تکملہ یہ تھا کہ خلیل رب العلمین، سید الانبیاء والمرسلین ﷺ نے اسراء ومعراج کی رات اسی مسجد اقدس ومقدس میں تمام پیغمبروں کی امامت کا شرف حاصل کیا۔اسی لئے آپ ﷺ امام الانبیاء والمرسلین اور امام اعظم کہلاتے ہیں۔[تفسير القرآن العظيم ٣/٢]
مسند البزار اور معجم الطبرانی میں حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا''......**و صلاۃ فی بیت المقدس بخمسمائۃ صلاۃ**''۔''بیت المقدس میں پڑھی گئی ایک نماز عام جگہوں کی پانچ سو نمازوں کے برابر ہے''۔[فتح الباری ٣/٨١- وقال قال البزار اسناده حسن]

مسجد قبا کی فضیلت :

سیدالانبیاء و خاتم المرسلین ﷺ نے ہجرت کے موقع پر سب سے پہلے یہی بابرکت مسجد تعمیر فرمائی۔
اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ بیت اللہ شریف، مسجد نبوی شریف اور مسجد اقصیٰ شریف کی طرح مسجد قبا شریف کی بنیاد بھی خالص تقویٰ اور پرہیز گاری پر استوار ہے۔اور صحیح مسلم کی حدیث گزر چکی ہے کہ سورۂ توبہ کی آیت ﴿ **لمسجد اسس علی التقویٰ** ﴾ سے مراد مسجد نبوی ہے۔ لیکن بعض تفسیری وتاریخی روایات کی رو سے آیت مذکورہ مسجد قبا ہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
عن علیؓ ان النبی ﷺ قال'' **المسجد الذی اسس علی التقویٰ من اول یوم ھو مسجد قباء، قال اللّٰہ جل ثناء ہ ﴿فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللّٰہ یحب المطھرین O﴾**''وہ مسجد جو پہلے روز ہی سے تقویٰ کی بنیاد پر بنائی گئی قبا کی مسجد ہے۔جس کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا:''اس میں ایسے لوگ ہیں جو صاف ستھرا رہنے کو پسند کرتے ہیں۔اور اللہ پاک بھی صاف ستھرا رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''[التوبة ١٠٨][وفاء الوفاء ٣/٧٩٩، فضائل مدينه ٥٢٨]
حضرت اسید بن ظہیرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا''**صلاۃ فی مسجد قباء کعمرۃ**''۔''مسجد قبا میں ایک نماز پڑھنی عمرہ ادا کرنے کی طرح ہے۔''[ابن ماجه ١/٤٥٣،ترمذی٢/١٤٦ وقال حسن غريب و صححه الالبانی]